بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ، ۷ فتح ۱۳۶۷ہش، ۷ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَخْبَارِ اَحْمَدِیَّہ

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیامِ لندن کی برکات کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار خدا کے فضل و کرم سے انتہائی تیز ہے۔ جماعت کا اپنا جدید ترین کمپیوٹرائزڈ پریس "الرقیم پریس" کے نام سے "اسلام آباد مرکز" میں لگ چکا ہے۔ جہاں دن رات ہنگامی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے۔ کتابوں کے چھپنے کی رفتار میں بے پناہ تیزی آچکی ہے۔ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں جو اہم ترین کام آجکل لندن میں اور رقیم پریس میں جاری ہے وہ قرآن کریم کے دنیا کی سَو سے زائد زبانوں میں تراجم کی تیاری اور انکی اشاعت ہے اس کے علاوہ منتخب اقتباسات حضرت بانیٔ سلسلہ اور منتخب احادیث کے تراجم کی اشاعت بھی ساتھ ساتھ جاری ہے

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ حیرت انگیز طور پر بے شمار مصروفیات کو نبھاتے ہیں دنیا بھر کے کونے کونے سے آئی ہوئی ڈاک کو دیکھنا اور اس پر بامقصد ٹھوس اور قوتِ عمل سے بھرپور تبصرے کرنا اور احکامات جاری کرنا ایک بہت بڑا کام ہے۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کی بے شمار شاخوں، شعبوں اور دفاتر کی کارکردگی پر ہمہ وقتی نگاہ رکھنا۔ دنیا کے ۱۱۷ ممالک میں آباد ایک کروڑ سے زائد احمدیوں کی تربیت، رہنمائی اور اصلاح کا فریضہ انجام دینا۔ دنیا بھر میں جماعت کی ترقی کی نئی نئی سکیمیں بنانا۔ غرضیکہ کاموں کا کوئی شمار نہیں جو حضور ایدہ اللہ انجام دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو دن رات ترقی کے میدانوں میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرما رہا ہے مولا کریم ہمارے پیارے امام کو اپنی پناہ میں رکھے اور حضور کے سارے منصوبوں کو غیر معمولی اور معجزانہ کامیابیوں سے نوازے (آمین)

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابل رشک تاریخ کا مالک ہے۔ اس کے مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہرگز ممکن نہیں کہ میری راہ پر چل کر کوئی شخص موردِ عذابِ الٰہی ہو

اگر تم نے تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا تو خدا مخالفوں سے پہلے تمہیں ہلاک کریگا

" اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بے قیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے" (اشتہار ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء)

" مومن بننا کوئی امر سہل نہیں .... مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جنکے اعمال انکے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدّم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کیلئے اختیار کرتے اور اسکی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو۔ سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں" (اشتہار ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

" نرمی کرو اور دعائیں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کریگا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی اور پھر بھی تم سوگئے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے۔ اگر تم اس کے حکموں پر نہیں چلوگے۔ اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کروگے تو وہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ اور ایک قوم تمہارے عوض لائے گا جو اس کے حکموں پر چلے گی ...... میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا (لوگ۔ ناقل) خالص توحید پر قائم ہو جائیں۔ اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور انکی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے"

(اشتہار ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

پبلشر: مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
۷ر فتح ۱۳۶۷ ہش
۷ر دسمبر ۱۹۸۸ء

کھیلوں کے میدان

معاشرے کی ایک بہت بڑی ضرورت شہروں اور قصبوں میں کھیلوں کے میدان ہیں۔ جہاں تک دیہات کا تعلق ہے وہاں تو کھلی جگہ آسانی سے مل سکتی ہے۔ لیکن قصبہ اور شہر ایسے مقامات ہیں جہاں سوائے اس کے کہ منصوبہ بنا کر بعض جگہوں کو خالی رکھا جائے اور کھیلوں کے میدان کے طور پر استعمال کیا جائے، وہاں کھیلوں کے میدان از خود نہیں مل سکتے۔ کھیلوں کے میدانوں کی اہمیت اور افادیت سے تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔ بچوں کو ان میدانوں کی ضرورت ہے، نوجوانوں کو ان میدانوں کی ضرورت ہے تاکہ وہ وہاں جاکر اپنی جسمانی صحت اور تفریح کا سامان پا سکیں۔ سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت نہ صرف جسمانی طور پر ضروری ہے بلکہ ذہنی طور پر بھی اس کی ضرورت ہے اور اس کی افادیت مسلّم ہے۔

کہتے ہیں کہ "ایک صحت مند جسم میں ایک صحت مند ذہن ہوتا ہے"۔ ہمیں صحت مند ذہنوں کی ضرورت ہے اور ہمیں صحت مند جسموں کی ضرورت ہے۔ اور ان دونوں کا جو آپس میں تعلق ہے وہ صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ ہمارے پاس کھیلوں کے میدان ہوں۔ ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان اپنے وقت کو بہتر مصرف میں لانے کے لئے ان میدانوں میں جاکر کھیل سکیں اور اس طرح جسمانی ورزش سے ذہنی ورزش کا بھی انتظام کر سکیں۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ میدان نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے لئے ~~ہیں بلکہ بوڑھوں کے لئے بھی ہیں~~۔
ہیں بلکہ بوڑھوں کے لئے بھی ہیں۔ بچے ہاکی کھیلیں گے کرکٹ کھیلیں گے۔ فٹ بال کھیلیں گے، والی بال کھیلیں گے۔ اور بوڑھے ان میدانوں میں جاکر اپنے نوجوانوں کو کھیلتا دیکھ کر خوش ہوں گے۔ اور یہ خوشی ان کی صحت کا بھی ایک نہایت اہم راز ہے۔

گویا کہ کھیلوں کے میدان بچوں اور نوجوانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ بڑوں بوڑھوں کے لئے بھی اہم ہیں اور افادیت کے حامل ہیں۔

پس معاشرے کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں اور نوجوانوں کے لئے کھیلوں کے میدانوں کا انتظام کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ کھیلوں کے میدان نہ صرف کھیل کے مواقع فراہم کرتے ہیں بلکہ بچوں اور نوجوانوں کو ایسی باتوں سے دور رکھتے ہیں جو ناپسندیدہ ہیں۔ اور کھیلوں کے میدانوں میں نہ جانے سے بچوں اور نوجوانوں کو ان باتوں میں ملوث ہونے کے مواقع زیادہ سے زیادہ مل سکتے ہیں۔

کھیلوں کے میدان کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور بات بھی ہمارے سامنے آتی ہے اور وہ یہ

> بس اک کرن جو مرا آفتاب بن جائے
> بس ایک لفظ جو میر انصاب بن جائے
> جھلک، بس ایک جھلک اپنی پردہ پوشی کی
> میرے گناہ کے رُخ پر نقاب بن جائے
>
> (ابوالاقبال)

شرفِ آدمیت

آدمیت کا شرف ہے، اس کا نطقِ بے ریا
ہر حقیقت کا بیاں ہو اور بیاں بھی برملا
خار کو وہ خار کہہ سکتا ہو بے خوفی کے ساتھ
پھول ہی کو پھول کہنے کا ہو اس میں حوصلہ
یہ نہ ہو اک سمت مائل ہو کے نادانی کے ساتھ
دوسروں کی دشمنی کا ڈھونڈ لے وہ راستہ
دل زباں کیساتھ ہو اور ہو زباں بھی دل کیساتھ
بات کا بھی ہو دھنی پکّا بھی ہو کردار کا
جذبۂ انصاف کی میزان میں تولے عمل
ساتھ دے اپنوں کا بھی اور درد بانٹے غیر کا
بٹ لائے غم ہو کوئی، وہ کرا ہے روز و شب
نیکیاں کر کے نہ ہو خواہاں کسی کی داد کا
ہو اگر کمزور بھی تو سر اٹھا کر چل سکے
قوت و جبروت کا حامل ہو بے کبر و ریا
سر بسجدہ ہو خدا کے سامنے ہر بات پر
اور بُتوں کو توڑ دے اسکی ارادت کا عصا
آدمیت کا شرف یہ بھی ہے وہ یہ کہہ سکے
"مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا"
"مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار"

نسیم سیفی

ہے کہ جس طرح ظاہرہ طور پر جسمانی کھیلوں کے لئے میدانوں کی ضرورت ہے اسی طرح ذہنی طور پر بھی میدانوں کی ضرورت ہے لیکن وہ میدان ان میدانوں سے قدرے مختلف ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بہت حد تک مختلف ہیں۔ اگرچہ افادیت میں دونوں ایک جیسے ہیں۔

جسم کی نشو و نما ورزش سے ہوتی ہے اور ذہن کی نشو و نما علم سے ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ جب ہم ذہنی طور پر کھیلوں کے میدان کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کتابوں کا اور علمی مشاغل کا ذکر کرتے ہیں۔ اگر ایسے میدان مل جائیں جہاں پر نوجوان اور بچے بھی اپنے ذہنوں کو جلا دے سکیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات ان کی زندگیوں کو یکسر بدلنے اور بہتر بنانے میں ممد ثابت ہوگی۔ اور یہ کھیلوں کے میدان باہر نہیں، کمروں میں واقع ہوتے ہیں۔ لائبریریاں، ریڈنگ روم اور دیگر ایسی ہی جگہیں جہاں انسان کتابیں پڑھ سکتا ہے، رسالے پڑھ سکتا ہے، اخبارات کا مطالعہ کر سکتا ہے اور ان سب باتوں سے اپنے ذہن کو جلا دے سکتا ہے۔ ان میدانوں کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اگر بچوں اور نوجوانوں کو کتابوں کے مطالعہ کی طرف راغب کر دیا جائے اور کتابوں کے متعلق یہ بات واضح کر دی جائے کہ ہر کتاب، کتاب کہلانے کا حق نہیں رکھتی۔ صرف اچھی کتابیں ہی کتاب کہلانے کا حق رکھتی ہیں، تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچے اور نوجوان علمی میدان میں بھی آگے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں گے، اپنے ذہنوں کو جلا دیں گے اور اپنی زندگیوں کو بہتر بنا کر اپنے معاشرے میں ایک ایسی فضا پیدا کریں گے جہاں رہنا انسان کے لئے ایسا ہی ہوگا جیسے وہ جنت میں رہ رہا ہے۔ آخر اس دنیا کو جنت بنانا

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوانوں میں انقلاب انگیز برقی طاقت پنہاں ہے

اپنی قدر و قیمت پہچانیں اور اپنے ایمان میں پختگی اور علم و عمل میں روشنی پیدا کریں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (مرحوم و مغفور) کی احمدی نوجوانوں کو نصائح

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور نے ۲۰ر اکتوبر ۱۹۶۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر جو اختتامی تقریر فرمائی تھی۔ اس کے بعض اقتباسات افادۂ احباب کی غرض سے ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

"..... میں اپنے نوجوان عزیزوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی عمر کے اس دور کو غنیمت سمجھو بے شک عام حالات میں یہ عمر غفلت کی عمر سمجھی جاتی ہے مگر جو نوجوان اس عمر میں اپنے فرض کو پہچانیں اور اپنے ایمان اور اپنے عمل کو درست رکھیں اور جماعت اور اس کے نظام کے ساتھ پختہ طور پر منسلک رہ کر اپنے آپ کو ...... احمدیت کے لئے مفید وجود بنائیں وہ یقیناً خدا کے فضلوں سے غیر معمولی حصہ پائیں گے۔ ایک دفعہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا مومن افضل ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا وہ شخص سب سے افضل ہے جس کی نوجوانی کی عمر تقویٰ اور دین داری میں گزرے۔ پس عزیزو خوش ہو کہ آپ عمر کے اس دور میں ہیں جس میں آپ ذرا سی کوشش اور تھوڑی سی توجہ سے بھاری افضلیت کا درجہ پا سکتے ہیں ......"

"پس اے عزیزو آپ اپنے آپ کو چھوٹا یا حقیر نہ سمجھیں۔ آپ کے اندر خدا کے فضل سے وہ برقی طاقت پنہاں ہے جو دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنی قدر و قیمت کو پہچانیں اور اپنے ایمان میں وہ پختگی اور اپنے علم و عمل میں وہ روشنی پیدا کریں جو سچے مومنوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ بے شک آپ اپنی عمر کے تقاضے کے ماتحت کھیلیں کودیں۔ ورزشی اور تفریحی باتوں میں حصہ لیں۔ اور دنیا کے کاروبار کریں مگر آپ کے دل میں ایمان کی شمع ہر وقت روشن رہنی چاہیے۔ اور نماز اور دعا کے ذریعے آپ کے دل کی تاریں ہر لحظہ خدا کے ساتھ اس طرح بندھی رہیں کہ جدا ہونے کا نام نہ لیں۔ میں نے حضرت (اقدس بانی سلسلہ) سے بارہا سنا ہے کہ مومن کا اصل مقام یہ ہوتا ہے:۔

دست با کار و دل بایار

یعنی سچے مومن کی علامت یہ ہے کہ ہاتھ تو اس کا کام میں لگا ہوا ہو (خواہ یہ دنیا کا کام ہو یا دین کا) مگر اس کا دل ہر وقت خدا کے ساتھ بندھا رہے۔ یقیناً خدا کے تعلق کا بہترین ذریعہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضرت (اقدس بانی سلسلہ) کے اقوال اور لاکھوں کروڑوں مومنوں کے تجربہ سے پتہ لگتا ہے یہی ہے کہ انسان کو خدا کے حضور دعاؤں میں گرے رہنے کی عادت ہو۔ اور ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کے باوجود اس کا دل اس یقین سے معمور رہے کہ جو کچھ ہوگا خدا کے فضل سے ہی ہوگا۔

پس اے میرے عزیزو خوب دل لگا کر اور سنوار سنوار کر نمازیں پڑھو اور دعاؤں کی عادت ڈالو اور ہر کام میں خدا کی نصرت کے طلب گار رہو۔ آپ لوگ نوجوان ہیں۔ آپ کے دل میں طبعاً دنیا کی ترقی کی امنگیں بھی ہوں گی اور (دین حق) دنیا میں ترقی کرنے سے نہیں روکتا......."

"مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ خدام الاحمدیہ خدا کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے اندر عام طور پر بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں... البتہ سستیوں کو دور کرنا چاہیئے اور نہ صرف اپنے محاسبہ سے اپنی ذاتی سستی کو دور کرنا چاہیئے بلکہ اپنے دوستوں اور ہمسایوں پر نظر ڈال کر جس احمدی نوجوان میں کوئی اخلاقی یا دینی کمزوری پائی جائے اُسے علیحدگی میں سمجھا کر اور نصیحت کر کے اور غیرت دلا کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ بعض اوقات نظم و ضبط کو قائم رکھنے کے لئے یا زیادہ نقص کی صورت میں اصلاح کی غرض سے تعزیری کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ مگر ہم لوگ چونکہ ایک جمالی مامور...... کے دور میں ہیں اس لئے ہمیں زیادہ تر محبت اور نصیحت اور غیرت دلانے سے اصلاح کا کام لینا چاہیئے اور سزا کی طرف صرف اُس وقت رجوع کرنا چاہیئے کہ جب اس کے سوا چارہ نہ ہو اور ایک خراب عضو کی وجہ سے دوسرے اعضا کے خراب ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے۔

حال ہی میں جو خدام الاحمدیہ کے مقامی اور علاقائی اجتماعوں اور تربیتی کورسوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل سے بہت ہی مبارک اور مفید نتائج پیدا کر رہا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں اکثر نوجوانوں میں کافی حرکت اور بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ سو اس سلسلہ کو مزید ترقی دینی چاہیئے تاکہ نوجوانوں میں علمی معلومات کے اضافہ کے علاوہ تنظیم اور قوتِ عمل اور اتحاد کی رُوح ترقی کرے۔ اور خدام کو چاہیئے کہ ایسے اجتماعوں میں بعض معمر بزرگوں .... کو بھی شامل کر کے ان کی نصیحتوں سے فائدہ اٹھائیں۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماعوں اور تربیت کی کلاسوں کے متعلق میں اس بات پر خاص زور دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے نوجوانوں کو تقریر اور تحریر میں خاص مہارت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان اور قلم کے دو زبردست آلے عطا کئے ہیں اور اس زمانہ میں ان کی قدر و منزلت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور دین و دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کے لئے زبان و قلم کا اچھا استعمال بہت ضروری ہو گیا ہے۔ میں اس زمانہ میں بچہ تھا مگر مجھے آج تک حضرت (اقدس بانی سلسلہ) کے مقرب.... حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا تقریر و تحریر میں کمال نہیں بھولتا۔ اُن کی زبان اور قلم دونوں میں غضب کا جادو تھا۔ اور ان کی تقریر سننے والا اور تحریر پڑھنے والا گویا وجد میں آ جاتا تھا۔ اگر ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان بچپن اور نوجوانی کی عمر سے ہی اپنے ان دو فطری جوہروں کو مشق کے ذریعہ اُجاگر کرنے کی کوشش کریں تو وہ ملک و ملت کے بہترین خادم بلکہ اگر خدا کا فضل شامل ہو تو خادم سے مخدوم بن سکتے ہیں۔

میں اس جگہ خدام الاحمدیہ سے .... پردے کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں خواہ یہ موقعہ بظاہر اس کے لئے لاتعلق ہی سمجھا جائے۔ میں اس مردانہ اجتماع میں پردے کا ذکر اس لئے کرنے لگا ہوں کہ اوّل تو پردہ میں غضِ بصر والا حصہ مردوں سے بھی برابر کا تعلق رکھتا ہے کیونکہ غضِ بصر پردے کی روح ہے جو سب کے لئے یکساں ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ موجودہ بے پردگی کے دَور میں غضِ بصر کے حکم پر بڑی احتیاط اور مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور کسی غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں اور اگر کبھی اتفاقاً نظر اُٹھ جائے تو فوراً نظریں نیچی کر لیں۔ اس سے انشاء اللہ ان کے اندر تقویٰ کی روح ترقی کرے گی اور ان کے نفسوں میں غیر معمولی پاکیزگی پیدا ہوگی اور ضبط نفس کا مادہ بڑھے گا۔ اور ان کا کیریکٹر بلند ہو جائے گا۔ دوسرے خدام الاحمدیہ کو یہ بھی چاہیئے اور یہ ایک بڑی ضروری قومی خدمت ہے کہ اگر ان کی بہنیں یا دوسری قریبی رشتہ دار لڑکیاں ہائی کلاسوں یا کالجوں میں پڑھتی ہوں اور وہ بیرونی فضا یا آزاد صحبت کے اثر کے ماتحت پردے کے معاملہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر محتاط ہو رہی ہوں تو نصیحت اور مناسب نگرانی .... رجحان کو روکیں۔ ..... پردہ عورتوں کی تعلیم اور ترقی میں ہرگز روک نہیں بنتا (ہمارا مذہب) صرف زینت کے برملا اظہار اور مردوں اور عورتوں کے ناواجب اختلاط کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ اور اس میں غیور احمدی بچوں کو ہمارا ہاتھ بٹا کر ثواب کمانا چاہیئے۔

خدام الاحمدیہ میں ایک شعبہ خدمتِ خلق کا بھی ہے۔ یہ شعبہ بھی بڑا مبارک اور (دینی) تعلیم کے عین مطابق ہے۔ ... بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق آپ لوگ "خلق" کے مفہوم میں انسانوں کے علاوہ جانوروں تک کو بھی شامل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک فاحشہ عورت نے ایک پیاسے کُتّے کو پانی پلایا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے مر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسی نیکی کی وجہ سے اسے بخش دیا۔ اور یہ تو مجھے کہنے کی ضرورت نہیں کہ خدمتِ خلق میں صرف احمدیوں کی خدمت ہی ملحوظ نہ رکھی جائے بلکہ .... حضرت فضل عمر فرما چکے ہیں یہ خدمت دلی خلوص کے ساتھ ساری قوموں اور ساری ملتوں تک وسیع ہونی چاہیئے۔ اور احمدی غیر احمدی۔ عیسائی۔ ہندو۔ سکھ بلکہ کسی مذہب کے ادنیٰ سے ادنیٰ فرد کو بھی اس سے باہر نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ سب خدا کی مخلوق ہونے کی وجہ سے "خلق" کے مفہوم میں شامل ہیں۔ میں تو بعض اوقات اپنے ذوق کے مطابق خدام الاحمدیہ کے معنے ہی یہ کیا کرتا ہوں کہ وہ احمدی نوجوان جو ساری دنیا کے خادم ہیں۔ اس خدمت میں یقیناً ہر مذہب و ملت کے یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت اور غریبوں اور بیماروں اور مصیبت زدوں کی خدمت بدرجہ اولیٰ شامل ہے۔ مگر ایک بات اس خدمتِ خلق میں ضرور ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ جہاں کوئی بڑا حادثہ سیلاب وغیرہ کی صورت میں وسیع پیمانہ پر پیش آئے تو وہاں انفرادی خدمت بجا لانے کی بجائے بہتر طریق یہ ہوگا کہ اپنی خدمات علاقہ کے سرکاری افسروں کو پیش کر دی جائیں تاکہ ایک تنظیم کے ماتحت یکجائی طور پر وسیع پیمانہ پر خدمت ہو سکے۔

خدام الاحمدیہ کے کاموں میں ایک خاص کام وقارِ عمل بھی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اب اس کام کی طرف جماعت کے ایک حصہ میں پہلے جیسی توجہ نہیں رہی۔ حالانکہ یہ کام نہ صرف بہت مفید ہے اور اس سے ملک و ملت کی خدمت بجا لانے کا بہت عمدہ موقعہ ملتا ہے بلکہ اس کام میں حصہ لینے والوں کا ذاتی کیریکٹر بھی بنتا ہے۔ اور تکبر اور بڑائی کا خیال دور ہو کر اخوت اور مساوات اور ہاتھ سے کام کرنے کی روح ترقی کرتی ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اس کام میں ہرگز سستی نہ پیدا ہونے دیں اور جہاں بھی کوئی ایسی خدمت کا موقعہ پیدا ہو وقار عمل کے ذریعہ فوراً آگے آ جائیں اور اپنی ظاہری حیثیت اور اپنے سوشل مقام کو بھول کر مزدوروں کی طرح کام کریں .... حضرت اقدس بانی سلسلہ ایک جگہ انتہائی انکساری سے فرماتے ہیں کہ:۔

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شاملِ حال ہوا ہے۔ پس اس خدائے قادر و کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشتِ خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔"

پس جب ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سرور کونین اور شہنشاہ دو عالم تھے اور ہمارے سالارِ قافلہ حضرت اقدس بانی سلسلہ۔ ایک مزدور کا لباس پہننے میں کوئی عیب نہیں دیکھتے بلکہ اس خدمت کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں تو ہمیں جو آپ کے ادنیٰ خدام ہیں خدا کے رستے میں خدمتِ خلق کے لئے بیلچہ ہاتھ میں لے کر اور مٹی کی ٹوکریاں سر پر اٹھا کر مزدور بننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔"

شرح چندہ الفضل

سالانہ ـــــ ۴۰۰
ششماہی ـــــ ۲۰۰
سہ ماہی ـــــ ۱۰۰
خطبہ نمبر سالانہ ـــــ ۱۰۰

دُعا کرنی چاہیئے کہ ہم نیک اولاد چھوڑ کر جائیں

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ رابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

(خطبہ جمعہ کا ایک اقتباس)

"سب سے پہلے تو جماعت احمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ہم لوگ نیک اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے بنیں فاسق اور بد اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے نہ بنیں اور یہ چیز دُعا کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ نصیحت دعا ہی کے رنگ میں ہمیں سکھائی گئی ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ اسی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ دعائیں کرو گے تو اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر سکو گے۔ اگر محض اپنی تربیتوں پر انحصار کرو گے یا اپنی کوششوں پر بھروسہ کرو گے تو یہ اعلیٰ مقصد تمہیں نصیب نہیں ہوگا۔ پس بہت دعا کرنی چاہیئے اپنی اولاد کے لئے اور دُعا صرف بچوں کی پیدائش کے بعد ہی نہیں پیدائش سے پہلے بھی کرنی چاہیئے بعض دفعہ تو انبیاء نے ایسی دعائیں کیں کہ سینکڑوں سال بلکہ ہزاروں سال بعد آنے والوں کے لئے بھی انہوں نے دعائیں کیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خانہ کعبہ کی عمارت کو اٹھاتے ہوئے آنحضرت سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جو دعائیں کیں وہ ہزاروں سال بعد میں پیدا ہونے والے ایک بچہ ہی کے لئے تو دعا تھی۔ پس صرف یہی نہیں کہ اپنی اس اولاد کے لئے دعائیں کریں جو آپ کے سامنے حاضر کے طور پر پیش ہو چکی ہو بلکہ اس اولاد کے لئے بھی دعائیں کریں جس کا کوئی وجود ابھی نہیں بنا۔ اس اولاد کے لئے بھی دعائیں کریں جو نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتی چلی جائے گی اور قیامت تک آپ کی ذریت کے طور پر دنیا میں باقی رہے گی۔ تو ان سب کے لئے تقویٰ کی دعا کو اولیت دیں اور سب سے زیادہ اسی دعا کی طرف توجہ کریں۔

دوسری بات میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ .... محض قوموں کی سرداری عطا ہو جانا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اگر فاسق، بدکاروں، بے عمل لوگوں کی سرداری نصیب ہو تو وہ سرداری بجائے فخر کے ایک لعنت بن جاتی ہے۔ چنانچہ فرعون کو جس قوم کی سرداری نصیب ہوئی وہ اس کے لئے بھی لعنت تھی اور قوم کے لئے بھی وہ سرداری لعنت بن گئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سرداری کو اہمیت محض تقویٰ کے اوپر ہے۔ اگر متقی لوگ تمہارے پیچھے ہوں گے، اگر متقی لوگ تمہارے پیروکار بنیں گے تو اس سرداری کو قابلِ توجہ "قابلِ فخر" قابلِ فخر تو نہیں کہہ سکتے مگر اس لائق ہے کہ اللہ کے حضور دعائیں کر کے ایسی سرداری حاصل کی جائے جس کو دنیا و آخرت میں اللہ کی نظر میں کوئی قیمت ہے اس کے سوا سیادت اور قیادت کے کوئی بھی معنی نہیں۔

...... پس ہماری دعا ہونی چاہیئے آپ کی میرے لئے اور میری آپ کے لئے آپ اپنے رب کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے ہمیشہ یہ دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تقویٰ نصیب فرمائے۔ ایسا تقویٰ جو اس کی نظر میں قبولیت اور اس کی درگاہ میں مقبولیت کے قابل ہو اور میری ہمیشہ یہ دعا رہے گی کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا فرمائے کیونکہ بحیثیت آپ کے امام کے ..... مجھے جتنی زیادہ متقیوں کی جماعت نصیب ہوگی اتنی ہی زیادہ ہم ...... عظیم الشان خدمت کر سکیں گے۔ احمدیت کو اتنی ہی زیادہ قوت نصیب ہوگی اتنی ہی زیادہ احمدیت کو عظمت نصیب ہوگی۔ محض اعداد کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ روحانی دنیا میں اعداد کے ساتھ فضیلتیں نہیں ناپی جاتیں ....

پس حقیقت میں خدا تعالیٰ کے ہاں قیمت اقدار کی ہوا کرتی ہے۔ تعداد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ اور وہی تعداد باعثِ برکت ہوتی ہے جو اعلیٰ اقدار کے نتیجہ میں خود بخود نصیب ہو جایا کرتی ہے۔ جب کسی قوم میں زندہ رہنے کے قابل قدریں پیدا ہو جائیں جب تقویٰ کا معیار بلند ہو جائے تو اتنی عظیم الشان مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ باہر کی دنیا کی تعداد خود بخود کھنچی چلی آتی ہے اور تقویٰ والوں کے ساتھ آ کر ہم آہنگ ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی تقدیر ظاہر ہوتی ہے اور عددی غلبہ بھی نصیب ہو جاتا ہے مگر اس عددی غلبہ کی قیمت، اس کی حیثیت محض یہ ہے کہ اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب ہو تو قدر کے لائق ہے اگر یہ تقویٰ

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا نور الدین نور اللہ مرقدہ کے ایک خطبہ جمعہ کا ایک اقتباس

واعظوں کی سات دقتیں

قدرت ثانیہ کے مظہر اول دن میں پانچ درس دیا کرتے تھے

دوسری بات جس کیلئے کئی وقت میں گھبراتا رہا ہوں۔ یہ ہے کہ مجھے دن میں پانچ وقت وعظ کرنا پڑتا ہے۔ حضور تین درس صبح عورتوں کو دیتے۔ ایک درس دوپہر کو پھر حدیث کا درس ہوتا۔ پھر بعد عصر قرآن شریف کا درس ہوتا۔ وعظ کے متعلق بڑی دقتیں ہوتی ہیں۔ ایک واعظ کو، ایک اسے جسے وعظ کیا جائے۔ واعظ کی دقتیں سات قسم کی ہیں۔

۱۔ حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن بعض آدمیوں کو دوزخ میں لے جائیں گے۔ اور انہیں کے سامنے بعض کو بہشت میں۔ بہشت میں جانے والے تعجب کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم تو انہی دوزخ میں جانے والوں کے وعظ سننے کے سبب اور اس پر عمل کرنے کے ذریعہ سے بہشت میں جاتے ہیں۔ پھر یہ کیا معاملہ ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم عمل نہیں کرتے تھے۔ دیکھو واعظ کے لئے کسقدر اشکال ہیں۔

۲۔ پھر واعظ کے لئے یہ دقت ہے کہ بعض واعظ پہلے بڑی بڑی مشاقی کرتے ہیں۔ عجیب عجیب لفظ سوچے جاتے ہیں۔ بعض کو داد کے لئے مقرر کرتے ہیں۔ گویا یہ وعظ ریا کے لئے ہوتا ہے۔

۳۔ پھر وعظ سمعہ کے لئے بھی کیا جاتا ہے یعنی وعظ محض اس ارادے سے کیا جاوے کہ لوگ سنیں اور کہا جائے کہ فلاں بڑا مقرر ہے۔ بڑا بولنے والا ہے۔

۴۔ واعظ کے لئے وہی مشکل ہے جو شاعر کے لئے بھی ہے۔ اگر اور کوئی شعر پچھلا سنا دیا تو یہ کہا جاتا ہے یہ تو پہلے بھی سنا چکے ہو۔

(ب) مضمون کسی سے مل جائے تو پھر کہا جاتا ہے۔ فلاں کا چرایا ہوا ہے۔

(ج) مذاق کے مطابق نہ ہو تو کہہ دیا پھیکا ہے۔

(د) اور اگر پسند بھی آ گیا تو سوائے اس کے کہ معمولی ہا ہا ہو گئی نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اول تو جدت کا آنا ہی مشکل ہے کیونکہ جس واعظ کو ہر روز ایک تنگ دائرے میں کھڑے ہو کر وعظ کرنا پڑے اس میں جدت کہاں سے آئے۔

۵۔ پانچواں اشکال سنت کی اتباع کے متعلق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے روز وعظ نہیں کرنا چاہیئے تا بات معمولی نہ سمجھی جاوے۔

۶۔ اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے۔ کل ہی ایک سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی طرف بلانے کا تو ہی واسطہ تھا۔ اب ان سے گمراہ کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو کان رس ہوتا ہے۔ بعض کو آنکھ رس۔ وہ واعظ کے وعظ اپنے خیالات پر کستے رہتے ہیں۔ اگر ذرا بھی اپنے ذوق کے خلاف پائیں تو بگڑ بیٹھتے ہیں۔ میں نے اسے لکھا کہ تمہارا خط میری انتہائی راحت کا موجب ہوا ......

۷۔ ایک اور مشکل واعظ کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ بعض بہادر اس کی طرف ہمیشہ نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی نگرانی ہوتی رہتی ہے۔ اگرچہ نوشت است پند بر دیوار وغیرہ کہہ کر بہت کچھ اپنے تئیں چھڑایا ہے مگر معترضین نے پیچھا نہیں چھوڑا۔ وہ جو معرفت کے خزانے اگلتا ہے اسکی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور نکتہ چینی کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ غرض اس قسم کے ۵۶ دکھ ہیں جن میں سے میں نے بہت کم تم لوگوں کو سنائے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی آیا ہے۔ بہت بولنے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہتا۔ اسی طرح سننے والوں کو بھی مصیبتیں ہیں۔ میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ آج قرآن شریف کا درس کہاں سے ہوگا تو اس نے کہا میں گو دس برس سے سنتا ہوں مگر کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں۔ دوسرا جو پاس بیٹھا تھا جب اس سے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ و علیٰ ھذا القیاس بعض تو ایسے ہیں جو سن کر بھی نہیں سنتے اور بعض سامعین ایسے ہیں کہ انہیں مجلس وعظ میں محض کسی کی دوستی یا ذاتی غرض لاتی ہے۔ بعض نکتہ چینی کے لئے جاتے ہیں۔ ان کا خیال واعظ کی زبان کی طرف رہتا ہے۔ بس جونہی کوئی انگریزی یا سنسکرت یا عربی لفظ اس کے منہ سے نکل گیا تو یہ مسکرائے۔ بس ان کے سننے کا ماحصل صرف یہی ہے کہ وہ گھر میں آ کر وعظ کی نقل لگایا کریں۔ پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔ واعظ ایک بات کتاب اللہ سے پیش کرتا ہے۔ اب اگر سننے والے میں بھی وہی عیب ہے جو اس واعظ نے بتایا تو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو سنا سنا کر یہ باتیں کرتا ہے اور گویا مجھے طعنے دے رہا ہے۔ حالانکہ واعظ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں ہوتی۔ غرض دو طرفہ مشکلات ہیں ایک طرف واعظ کو اور ایک طرف سامعین کو۔"

(خطبات نور جلد ۲ صـ ۶۹ تا ۷۲)

دلچسپ اور مفید

● یہ تو سب جانتے ہیں کہ پھول کو سونگھ کر اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہونے کے لئے یہ بات ازحد ضروری ہے کہ سونگھنے کی حس بھی موجود ہو۔ اگر سونگھنے کی حس تو مفقود ہو اور ہم پھول کو سونگھ کر یعنی ناک کے قریب لے جا کر یہ کہنا شروع کر دیں کہ یہ پھول تو خوشبو سے عاری ہے تو یقیناً ہماری بات کا اعتبار نہ کیا جائیگا۔ کیونکہ دوسرے لوگ جو سونگھنے کی حس رکھتے ہیں وہ سونگھ کر بتا دیں گے کہ پھول میں خوشبو موجود ہے۔ لیکن جو لوگ مذہب کی افادیت کے منکر ہوتے ہیں یا یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں ہے۔ کیا وہ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور مذہب کو صحیح رنگ میں انہوں نے آزما کر دیکھا ہے۔ جب سے دنیا معرض وجود میں آئی ہے کروڑوں کروڑ انسان بلکہ اس سے بھی زیادہ مذہب کو نہایت مفید بتاتے رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود کے قائل رہے ہیں۔ اور مختلف صورتوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کے ثبوت بھی مہیا کرتے رہے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تصانیف میں قارئین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی ہے کہ خدا کو جاننے اور پہچاننے کے لئے ان لوگوں سے رابطہ پیدا کریں جو خدا کو پہچانتے اور جانتے ہیں۔

بات یہی درست ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو سونگھنے کی حس سے عاری شخص ہی کا سا حال ہوگا۔ کہ سونگھ تو سکتا نہیں اور کہتا یہ ہے کہ پھول میں خوشبو نہیں ہے۔

روحانیت کی بات روحانی لوگوں سے پوچھیئے اور ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر خود بھی سیدھے راہ پر چلئے اور منزل کو پا کر مقصد حیات کو حاصل کیجئے۔

● حمید اور سعید چائے کی پیالی پر باتیں کر رہے تھے۔ اچانک کوئی ایسا مسئلہ زیر بحث آ گیا کہ دونوں اپنے اپنے دلائل سے ایک دوسرے کو قائل کرنے پر جت گئے۔ لیکن نہ حمید مانا نہ سعید۔ حمید کہے کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں بالکل غلط ہے اور ناقابل فہم بھی۔ سعید کہے کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں دنیا کا کوئی شخص مان ہی نہیں سکتا۔ ابھی وہ چائے پی ہی رہے تھے اور اس بحث میں گرمی کم نہ ہوئی تھی کہ مجید آ گئے۔ کچھ دیر تو وہ خاموشی سے بیٹھے رہے۔ پھر کہنے لگے۔ حمید! جو بات تم کہہ رہے ہو مجھے تو وہ کافی معقول لگتی ہے۔ سعید کو کسی قدر غصہ آ گیا۔ ہاں ہاں کرو ان کی وکالت۔ لیکن جب مجید نے سعید کی بھی کسی بات میں ہاں میں ہاں ملا دی تو اسے خیال آیا کہ لگتا ہے۔ مجید بات کو سمجھتا ہے۔ پھر مجید نے ذرا اور دخل دینا شروع کیا تو گرما گرم بحث میں معقولیت آ گئی اور گرمی کم ہو گئی۔ حمید اور سعید ایک دوسرے کی بات کو سمجھنے لگے۔ اور مجید کی کھل کر تعریف کرتے ہوئے کہنے لگے۔ بھئی تم نہ آتے تو ہم اس بحث کو ختم ہی نہ کر سکتے مجید کہنے لگے۔ آپ نے سنا نہیں کہ بحث دو آدمی آپس میں کر رہے ہوں تو بحث جاری رہتی ہے۔ اور یہ بحث بحث برائے بحث ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر تیسرا آدمی بھی موجود ہو تو وہ دونوں کی باتوں کو دھیمے پن سے سن کر کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچنے پر آسانی محسوس کرتا اور اس کی وجہ سے بحث کرنے والے بھی جلد کسی نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔

گویا دو آدمیوں کی بحث کے وقت کوئی تیسرا آدمی بھی موجود ہو تو وہ آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ البتہ ہوتا یہ اس صورت میں ہے کہ آپ اسے بات کرنے کا موقع دیں)۔ اگر آپ اسے دخل در معقولات سمجھتے ہیں تو ہو سکتا ہے آپ کی معقولات کسی معقول نتیجہ پر پہنچنے سے پہلے پہلے آپس میں تلخی پیدا کر دے جو دوستی کے رشتے پر اثر انداز ہو کر دلوں میں کدورت کا باعث ہو۔

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم مرحوم

(نسیم سیفی)

یہ تو یاد نہیں کہ پہلے انہیں کہاں دیکھا لیکن یہ خوب یاد ہے کہ پہلی دفعہ انہیں مشاعرہ پڑھتے دہلی میں ۱۹۳۷ء میں دیکھا تھا۔ میں سٹیج سے خاصا دور بیٹھا تھا اس لئے انہیں دیکھ کر کبھی سوچتا کہ عبدالرشید تبسم ہی ہیں اور کبھی یوں لگتا کہ کوئی اور ہیں۔ میرے ایک دوست اس بات پر حیران تھے کہ کبھی میں انہیں پہچانتا ہوں اور کبھی شک کا اظہار کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس وقت تک صرف ہلکی سی روشناسی تھی۔ کبھی پاس نہیں بیٹھے تھے۔ کبھی کھل کر بات نہیں کی تھی یعنی دوستی والی کوئی بات نہیں تھی۔ پھر ایک لمبا عرصہ گذر گیا اور ملاقات نہ ہو سکی۔ اگرچہ ایک دوسرے کا کلام رسائل میں پڑھ کر تعلق خاطر بڑھتا رہا اور دوستی کے جذبات نمو پاتے رہے۔ گویا غائبانہ قرب بڑھتا رہا اور ہم ایک دوسرے کے خاصے قریب آ گئے۔ میں نے تعلیم مکمل کی۔ (آپ شاید اسے مکمل نہ کہیں کیونکہ میں بی۔ اے کر لینے کو ہی تعلیم کا مکمل کر لینا کہتا ہوں) حکومت ہند میں ملازمت اختیار کر لی اور چار پانچ سال وہاں کام کر کے جماعت کی طرف سے نائیجیریا بھیج دیا گیا۔ وہاں ایک عرصے تک قیام کرنے کے بعد واپس آیا تو پھر محترم عبدالرشید تبسم صاحب کے ساتھ دوستی کا دور شروع ہوا۔ وہ اپنے رسالہ انقلاب نو کے لئے نظمیں مانگتے رہے۔ بیرونی ممالک کے شاعروں کی برسیوں پر انقلاب کا نمبر نکالتے کے لئے وہ شعراء پر نظمیں لکھنے کی تلقین کرتے رہے۔ میں ایسی باتوں سے گھبراتا ہوں اپنا اپنا مزاج ہے میں نہ ایسی نظمیں کہتا ہوں نہ ایسی نظمیں کہنی پسند کرتا ہوں لیکن پٹوفی کے متعلق انہوں نے نظم لکھوا ہی لی۔ وہ نمبر نکالنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اور پاکستان کے لئے بیرونی ممالک میں ایک مقام پیدا کر دیتے تھے۔ جس مقام میں پاکستان کے سورج کی شعاعیں اُن کے وجود کو بھی اجاگر کرتی تھیں۔ اپنی ہر کتاب مجھے نہایت محبت کے ساتھ بھیجی۔ لوح ازل دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ اس کتاب میں درج نظمیں ان کی روانی اور تاریخ دانی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ جو کہنا چاہا کہا اور جس طرح کہنا چاہا کوئی بات روک نہیں بنی۔ میں حیران تھا کہ اس دور پر آشوب میں یہ کچھ لکھ لینا جرأت و بے باکی کی بات ہے لیکن ایسا کیوں نہ ہوتا کہ ان کی شاعری کا آغاز اور بے باکی کی دھوم ہی ایک باغیانہ نظم سے ہوئی تھی۔ ان کی کتاب انقلاب نو پر مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب نے دیباچہ لکھا کتاب پڑھنے کے قابل ہے اور دیباچہ میں دیباچہ نگار کی وسعت مطالعہ اور سخن شناسی بھی قابل داد ہے۔

افسانہ نویس و شاعر ڈاکٹر عبدالرشید تبسم بہت سی کتابوں کے مصنف تھے اور اس وجہ سے یا شاید اس سے بھی زیادہ کسی بات پہ ہرگودلے کی ایک ادبی انجمن نے انہیں دنیا کے بہترین مصنف کا خطاب دیا تھا۔ ہم ایسے خطابوں کے تو قائل نہیں ہیں لیکن جن لوگوں نے یہ خطاب دیا ان کی تبسم صاحب کے لئے داد و تحسین کا تو کسی قدر اندازہ ہو جاتا ہے۔

ربوہ آتے تو مجھ سے ملے بغیر نہ جاتے تھے اور مختلف مواقع کی روداد سنا کر دل خوش کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ کہنے لگے آپ کو ایک لطیفہ سناتا ہوں اس وقت ان کے ساتھ ستار طاہر بھی تھے۔ اور یہ لطیفہ اتنا لمبا چلا کہ گویا ایک اچھا خاصا طویل افسانہ ہے۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب آج پتہ چلا کہ آپ اتنے لمبے لمبے افسانے کس طرح لکھ لیتے ہیں۔ اگر آپ کا لطیفہ اتنا لمبا ہے تو افسانہ بہر حال بہت ہی لمبا ہوتا ہوگا۔ اپنی کوٹھی پر ایک پندرہ روزہ مشاعرہ کا اہتمام کرتے۔ جس میں کوئی سو ڈیڑھ سو کے قریب مقامی (لاہور کے) شاعر جمع ہوتے اپنی جیب سے ان کی خاطر تواضع کرتے۔ لاہور کے باہر کے بعض شعراء کو بھی دعوت شرکت دیتے۔ مجھے اس کا یوں علم ہے کہ ایک لمبے عرصے تک مجھے بھی ان کا دعوت نامہ آتا رہا۔ بعض اوقات یہ فرمائش بھی کرتے کہ اگر نہیں آ سکتے تو اپنی کوئی غزل یا نظم ارسال کر دیں۔ پڑھوا دی جائے گی۔ میں نے غزل یا نظم تو ایک دو دفعہ ہی بھیجی لیکن ان کا دعوت نامہ تسلسل کے ساتھ ایک لمبے عرصہ تک ملتا رہا۔ ایک دفعہ انہوں نے اس بات کی بھی دعوت دی کہ میں اس مشاعرہ کی صدارت کروں (یہ خط تحریک جدید میں شائع ہو چکا ہے) لیکن میں اپنی مصروفیات کے باعث جا تو نہ سکا البتہ ان کے خلوص کے نقوش اور زیادہ گہرے ہو گئے۔

شیخ اعجاز احمد جن کا میں نے ذکر کیا ہے اب انقلاب نو (شعری مجموعہ) پر ان کے پیش لفظ میں سے کچھ اقتباسات ملاحظہ فرمائیے:۔

آپ لکھتے ہیں:۔

"عبدالرشید تبسم ملوکیت اور سرمایہ داری سے سخت بیزار رہتے ہیں اور انہوں نے اس موضوع پر خاص مقدار میں کلام تخلیق کیا ہے۔ اس موضوع پر ان کی پہلی نظم جس نے متحدہ ہندوستان کو چونکا دیا "غلاموں کی بغاوت" ہے۔ نیز آج دنیا میں ہر طرف خون ریزی زوروں پر ہے۔ ہر معاشرہ تباہ ہو چکا ہے۔ اخلاقی قدریں منہدم ہو چکی ہیں۔ مذہب برائے نام رہ گیا ہے۔ اور ہر جگہ صحت مند روایات کو بڑی سختی سے ختم کیا جا رہا ہے جدھر نظر اٹھائیں ظلمت کی گھنگھور گھٹائیں ہیں۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ ہر طرف مایوسی ہے۔ قنوطیت ہے۔ افسردگی ہے۔

دنیا بھر کے شعراء انتہائی قنوطیت میں ڈوب کر انسانیت کے مرثیے لکھ رہے ہیں۔ یا بعض شعراء اپنے وطن کی جغرافیائی حدود میں حالات کو بہتر بنانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہیں بھی کوئی روشنی نظر نہیں آ رہی وہ بھی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ ایسے میں تبسم یک و تنہا انقلابی شاعر ہیں۔ جو دنیا کو بڑے جوش سے امید، یقین اور رجائیت کا پیغام دے رہے ہیں۔"

وہ اس انقلاب کے آغاز کو دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے جو دنیا کے تمام انقلابی شاعروں میں سے صرف انہی نے محسوس کیا اور دیکھا ہے۔ وہ دوسروں کو اس خوشی میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں اور کہتے ہیں:۔

اہل حلقہ آؤ ناچیں اور گائیں اس کے گیت
انقلاب نو ہے جشن ساغر و مینا مہیا کریں

یہ شاعر انقلاب اب ہم میں نہیں ہیں لیکن جب بھی انقلاب حقیقی اور انقلاب نو قریب سے قریب تر آئے گا ڈاکٹر تبسم کی روح اگلے جہان میں ناچے گی اور گائے گی اور ایک لازوال مسرت والا جشن منائے گی۔ مجھے ان کی دوستی پر فخر تھا۔ فخر ہے۔ اور فخر رہے گا۔ انقلابی ہونے کے باوجود ان کی دھیمی آواز میرے کانوں میں خاموشی کے ساتھ ایک مسرت انگیز شور مچاتی رہے گی۔ ان کی دوست نوازی میرے ذہنی ماحول کو ہمیشہ خوشگواری کی شمیم جاں فزا سے نوازتی رہے گی۔ نظم و نثر میں ان کا بے پناہ صلاحیتوں والا قلم میرے قلم کو متحرک رکھے گا۔

میں ان کے لئے دعا گو ہوں اور آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ بھی ان کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو دعاؤں کی جزائے خیر دے۔

(انگریزی زبان میں ان کی نظموں کا مجموعہ انگلستان سے شائع ہوا اور ان کے افسانوں کا ایک مجموعہ امریکہ سے۔ افسانوں کی کتاب پر انہیں صدارتی ایوارڈ بھی ملا)

قرارداد تعزیت

بر وفات مکرم مولانا عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ

ہم اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع کراچی، جملہ ناظمین، قائدین مجالس کا یہ اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مربی محترم مولانا عبدالمنان صاحب شاہد کی المناک وفات پر اپنے گہرے دکھ اور دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم کا شمار اُن مخلصین جماعت میں سے تھا جنہوں نے دنیا و ما فیہا سے منہ موڑ کر اپنی ساری زندگی راہ خدا اور خدمت دین کے لئے وقف کر دی تھی۔ جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد پاکستان میں مختلف مقامات پر خدمت سلسلہ کا کام کرتے رہے ۱۹۸۲ء سے آپ حلقہ دستگیر کراچی میں تعلیم و تربیت، خدمت دین متین میں دن رات مشغول رہے۔

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک، زہد و تقویٰ میں ایک مقام رکھتے تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے خدا اور اس کے رسول کے تمام احکام پر بدل و جان تعمیل کرنے والے تھے۔ احمدیت کے جانثار مجاہدوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا، قرآن مجید سے عشق کی حد تک پیار کرتے، ان کی روزمرہ کی مصروفیات اور جملہ صفات ایک مومن کی صفات سے مشابہ تھیں، ان کی اس حال میں جدائی نہ صرف ان کے عزیز و اقرباء کے لئے صدمہ کا باعث ہے بلکہ ہم سب بھی اس جدائی پر اشکبار ہیں۔

ہم ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مرحوم مغفور کی وفات حسرت آیات پر آپ کے تمام پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور اپنے رب کریم کے حضور دعا گو ہیں کہ مولا کریم آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز انکے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ ان کے بیوی بچوں کا وہ خود کفیل بن جائے اور اپنے فضل سے جملہ حاجات پوری فرمائے۔ آمین۔

ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کو بجٹ فارم ارسال کئے جا رہے ہیں براہ کرم اپنی اپنی لجنہ کا بجٹ ۸۹-۱۹۸۸ء بنا کر جلد از جلد دفتر لجنہ بھجوا دیں۔ جس لجنہ کو بجٹ فارم موصول نہ ہو وہ دفتر سے خط لکھ کر منگوا لیں اور پھر فوری پُر کر کے بھجوائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۶۷۹۲ میں سلیمہ بی بی اہلیہ روشن دین قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن مرل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸-۸۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر وصول شد -/۱۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی بالیاں ایک تولہ -/۳۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: سلیمہ بی بی موضع مرل ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد (۱) روشن دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد (۲) بشیر احمد سیکرٹری مال موضع مرل

مسل ۲۶۷۹۳ میں میاں محمد حسین ولد لعل الدین صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ جفت سازی عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن دھدو لبسرا ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۸-۸۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۲ ۱/۲ مرلہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۳۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: محمد حسین دھدو لبسرا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد (۱) محمد یٰسین پسر موصی گواہ شد (۲) سلطان احمد ولد میاں اللہ دتہ صاحب وصیت ۲۲۹۵۱۔

مسل ۲۶۷۹۴ میں حمیدہ بیگم زوجہ میاں محمد حسین قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی ساکن دھدو لبسرا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۸-۸۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر وصول شد -/۱۰۰ روپے۔ (۲) کانٹے طلائی ۱ تولہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: حمیدہ بیگم زوجہ میاں محمد حسین ساکن دھدو لبسرا۔ گواہ شد (۱) محمد یٰسین پسر موصیہ۔ گواہ شد (۲) سلطان احمد ولد میاں اللہ دتہ صاحب ساکن منڈیکے گورایہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل ۲۶۷۹۵ میں شیخ منصور احمد منصور ولد شیخ شیر دل صاحب قوم شیخ پیشہ معلم وقف جدید عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۸۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵-۵۶۷ روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو ادا کرتا رہونگا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: شیخ منصور احمد کنری تھرپارکر گواہ شد (۱) حبیب اللہ ولد عطاء اللہ درویش امین کلاتھ مرچنٹ کنری۔ گواہ شد (۲) سید مسعود احمد سندھ جیننگ فیکٹری کنری۔

◉ نرینہ اولاد کی کمی
◉ اٹھراء ◉ سوکڑا
کا علاج قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم مولانا نورالدین کی بیاض کے عین مطابق ادویات تیار کرتے ہیں۔
•۔ نیز دیگر ادویات بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
•۔ بذریعہ خط و کتابت بھی علاج کیا جاتا ہے
(رجسٹرڈ)
المعاون صحت دواخانہ
جلال پور روڈ (نزد احمدیہ بیت الذکر) حافظ آباد
پوسٹ کوڈ ۵۲۱۱۰

"دعا کرنی چاہیئے" ... بقیہ صفحہ ۲

کے تابع نصیب نہ ہو تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔

پس ہمیں یہ دوسری دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ کی نظر میں ہم متقیوں کی وہ جماعت ہوں جن کے مقابل پر اللہ کی نظر میں دنیا کی ہر دوسری چیز قربان کئے جانے کے لائق ہو اور دنیا میں یہ ایک عظیم الشان معجزہ رونما ہو کہ متقیوں کی یہ جماعت جو ساری کائنات کی سردار مقرر کی گئی ہے، یہ ساری دنیا کی خادم بن کر ان پر نچھاور ہوتے ہوئے، ان کے لئے قربانیاں کرتے ہوئے۔ ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے ہوئے ان کو اپنی ذات میں ضم کرتی ہوئی چلی جائے۔

بیک وقت کی سرداری اور بیک وقت کی خادمانہ حالت یہ بھی ایک ایسا...... تصور ہے جس کا باہر کی دنیا میں کوئی تصور نہیں پایا جاتا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ اصول سکھایا اور یہ راز سمجھایا کہ...... اگر تم حقیقتاً دنیا کے سردار ہو، اگر تم خدا کی طرف سے سیادت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا گیا ہے تو حق دار اسی وقت تک رہو گے جب تک کہ باقی دنیا کی خدمت میں لگے رہو گے اگر خدمت لینے کی خاطر سردار بننے کی کوشش کرو گے تو یہ سرداری تم سے چھین لی جائے گی۔"

(الفضل ۵ جولائی ۱۹۸۲ء صفحہ ۲-۳)

بقیہ: اداریہ

ہمارا ہی تو کام ہے۔ ہم ہی اس دنیا کو جنت بنا سکتے ہیں، اور خدانخواستہ اگر ہم غلط راہوں پر چل نکلیں تو اس دنیا کو دوزخ بنایا جا سکتا ہے۔

پس ہم آج احباب کرام سے ان دونوں میدانوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ گزارش کریں گے کہ وہ اپنے بچوں اور نوجوانوں کے لئے جسمانی ورزش کے لیے بھی کھیلوں کے میدان تلاش کریں اور انہیں جگہ فراہم کریں اور ذہنی ورزش کیلئے بھی علمی میدان تلاش کریں یعنی لائبریریاں اور ریڈنگ روم۔ اگرچہ شہروں میں لائبریریاں ہوتی ہی ہیں لیکن تجربہ یہ بتاتا ہے کہ یہ لائبریریاں بہت کم ہیں، ریڈنگ روم بہت کم ہیں، کتابیں بہت کم ہیں۔ ہمارے ہر محلے میں اگر ایک چھوٹا سا ریڈنگ روم بن سکے۔ ایک چھوٹی سی لائبریری بن سکے اور بچوں کو اور نوجوانوں کو اس کی طرف راغب کر دیا جائے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے نتائج نکلیں گے۔

کیا ہم سب مل جل کر اپنے بچوں اور نوجوانوں کے لیے کھیلوں کے میدان (دونوں طرح کی کھیلیں) مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

دوا تدبیر ہے اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد
اصولی علاج کے لیے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری
مفید طبی معلومات پر
مشتمل مفت طلب
فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگِ اُحد کے موقع پر ایک عورت کا قوّتِ ایمانی کا زبردست مظاہرہ

دنیا بھر کی تاریخ اس عظیم واقعہ کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے

" جنگِ اُحد کے موقع پر ایک عورت نے اپنی قوّتِ ایمان کا وہ مظاہرہ کیا کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس جنگ کے موقع پر مشہور ہو گیا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ عورتیں بیتاب ہو کر میدان جنگ کی طرف بھاگ نکلیں۔ ایک عورت نے آگے بڑھ کر پوچھا تو ایک سپاہی نے جواب دیا۔ اے عورت تیرا خاوند شہید ہو گیا۔ لیکن اس عورت نے کہا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں تم مجھے اُن کا حال بتاؤ۔ لیکن پھر اُس آدمی نے کہا کہ تمہارا باپ مارا گیا۔ اُس عورت نے پھر بھی پرواہ نہ کی اور پوچھا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خبر دو۔ لیکن اس سپاہی نے اس کے کرب و بیقراری کا صحیح علم نہ رکھتے ہوئے اس کے بھائی کے متعلق کہا کہ وہ بھی مارا گیا ہے۔ لیکن پھر اس عورت نے غصہ کے ساتھ بڑے زور سے پوچھا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال تم سے پوچھ رہی ہوں اپنے باپ یا بھائی یا خاوند کا نہیں پوچھ رہی۔ تو پھر سپاہی نے جواب دیا کہ رسولِ اللہ تو خیریت سے ہیں۔ یہ خبر پا کر اس عورت کے دل میں خوشی اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی اور بے اختیار کہنے لگی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کا رسول خیریت سے ہے دوسرے مارے گئے تو کوئی پرواہ نہیں۔ پس سوچو کہ اُس عورت کے بھائی، باپ اور خاوند کیوں میدانِ جنگ میں گئے اس لئے کہ اس عورت کا خاوند جانتا تھا کہ اگر میں مارا گیا تو میری بیوی کو میری وفات کا کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ اس کے بھائی یہ سمجھتے تھے کہ ہماری بہن ہماری شکست پر زندہ درگور ہوگی۔"

(الازہار لذوات الخمار صـ۳۳۱)

" تم اپنے بچوں کو یہ تعلیم دو کہ تمہاری جانیں سلسلہ کے لئے ہیں کیونکہ جانی قربانی کرتے وقت سب سے پہلے جو ان کے دل میں جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ ہمارے پیچھے ہماری ماؤں کا اور ہماری بیویوں کا کیا حال ہوگا اگر تم (عورتیں) ہی ان کو یہ کہہ دو کہ ہم تب ہی خوش ہوں گی جب تم یا تو فتح پا کر آؤ یا وہاں ہی مارے جاؤ تو پھر اُن کے بوجھ ہلکے ہو جائیں گے اور قربانی کے میدان میں وہ دلیر اور چست گام ہو جائیں گے۔ وہ اپنی زندگیاں قربان کرنے میں ذرہ بھی لرزہ نہ دکھائیں گے۔ (ایضاً صـ۳۳۱)

خبریں

● پاکستان پیپلز پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں اتفاق رائے اور یک جہتی حاصل کرنے کی غرض سے ان کی پارٹی صدارتی الیکشن میں اپنا امیدوار کھڑا نہیں کرے گی بلکہ جناب غلام اسحٰق خان کی تائید کرے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو نے تمام قسم کے شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے اعلان کیا کہ پیپلز پارٹی کے جنرل ریٹائرڈ ٹکا خان نے صرف متبادل امیدوار کے طور پر کاغذاتِ نامزدگی داخل کئے ہیں اور غلام اسحٰق خان کے کاغذات منظور ہو جانے کے بعد وہ اپنا نام واپس لے لیں گے۔ واضح رہے غلام اسحٰق خان صاحب کا نام اسلامی جمہوری اتحاد کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔

● وفاقی وزیر داخلہ و قانون و انصاف چوہدری اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کی طرف سے جن سیاسی و دیگر قیدیوں کے لئے مراعات کا اعلان کیا گیا ہے اس سے قریباً ۱۷ ہزار افراد فائدہ اٹھا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ محترمہ بینظیر بھٹو کے اس اعلان پر دو تین دن کے اندر اندر عمل شروع ہو جائے گا۔

● صدر پاکستان کے انتخاب کے لئے آٹھ امیدواروں نے کاغذاتِ نامزدگی داخل کر دیئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں غلام اسحاق خان۔ نواب زادہ نصر اللہ خاں۔ جنرل ریٹائرڈ ٹکا خان۔ احمد ای ایچ جعفر۔ محمد رفیق احمد محمد نوروز ملک۔ شیخ تسلیم سیٹھی۔ لال خان کا غذات نامزدگی چیف الیکشن کمشنر کے دفتر میں آج داخل کئے گئے۔ یہ کاغذات ہفتہ کو واپس لئے جا سکیں گے اور اسی روز امیدواروں کی فہرست جاری کی جائے گی۔ اور ۱۲ر دسمبر کو دن کے دس سے تین بجے تک پارلیمنٹ ہاؤس اور چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں پولنگ ہو گی۔

● سندھ کابینہ نے آج حلف اٹھالیا۔ گورنر سندھ جسٹس قدیر الدین احمد نے حلف لیا۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید قائم علی شاہ نے کہا کہ یہ کابینہ عوام کی امنگوں پر پورا اترنے کے نقطۂ نظر سے تشکیل دی گئی ہے۔

● امریکہ نے آج روس سے معاہدہ کے نتیجہ میں آج پرشنگ میزائل تباہ کئے معاہدہ کی رو سے امریکہ آئندہ دو سال میں ایسے ۴۵۰ میزائل تباہ کرے گا۔ روس کی دس رکنی ٹیم نے اس آپریشن کا جائزہ لیا جبکہ روس انٹرمیڈیٹ رینج کے میزائل تباہ کریگا۔

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع اطفال الاحمدیہ

برائے سال ۸۸-۱۹۸۷ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ۸۸-۱۹۸۷ء سے مقابلہ بین الاضلاع شروع کیا گیا ہے۔ حسنِ کارکردگی کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی اوّل قرار پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

پوزیشن حاصل کرنیوالے دیگر اضلاع درج ذیل ہیں:

دوم : اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور
سوم : " " قصور
چہارم : " " لاڑکانہ
پنجم : " " راولپنڈی

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لیے مبارک فرمائے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ)

نیا سال، نیا دور مبارک ہو

حکیم منوّر احمد۔ عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
ضلع گوجرانوالہ

ایک نئے عزم کے ساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ

احمد اسٹیٹس ربوہ رجسٹرڈ

عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنیوالا ہے۔ نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

فون دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

اکسیر اپھارہ

جانوروں کی دوا

فی پیکٹ -/۳ درجن -/۲۷ علاوہ ڈاک خرچ
جانوروں کی امراض کے کامیاب علاج پر مشتمل لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۷۷۱

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد، مرض اٹھراء
کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

دواخانہ حکیم نظام جان

ہر ماہ کی ۱۲ سے ۱۸ تاریخ تک حکیم الواحد احمد جان مطب فرماتے ہیں

۲۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ
(یو۔بی۔ایل) بالائی منزل لیاقت آباد
کراچی نمبر 19
فون : ۴۱۳۲۵۱